عورت اور پردہ

(قرآن وصحیح احادیث کی روشنی میں)

تالیف

ابو محمد خرم شہزاد

مکتبۃ التحقیق والتخریج

عورت اور پردہ
(قرآن وصحیح احادیث کی روشنی میں)

لغت میں ''حجاب'' مصدر ہے اور اس کی جمع ''حجب'' ہے جس کا معنی ہے چھپانا ، پردہ کرنا ہے۔(المعجم الوسیط : 156/1)

اصطلاح میں حجاب کی تعریف یہ ہے کہ عورت اپنے بدن اور زینت کو اس طرح چھپائے کہ کوئی بھی اجنبی (غیر محرم)اس کے بدن اور زینت (جس کے ساتھ وہ مزین ہے) میں سے کچھ بھی نہ دیکھ سکے ۔لہٰذا خواتین کا تقدس واحترام اور ان کی عزت وآبرو کا تحفظ اسی میں ہے کہ وہ پردے کا اہتمام کریں۔

اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں: ''اے نبی (علیہ السلام) اپنی بیویوں اور بیٹیوں اور مسلمانوں کی عورتوں سے کہہ دو کہ (باہر نکالا کریں تو)اپنے (چہروں)پر چادر لٹکا لیا کریں یہ امر ان کے لیے موجب شناخت (وامتیاز) ہوگا تو کوئی ان کو ایذاء نہ دے گا اور اللہ بخشنے والا مہربان ہے۔''
(الاحزاب :59)

ان آیات سے معلوم ہوا کہ مسلمان خواتین کو حکم تو یہ تھا کہ وہ پردے کا اہتمام کریں اور گھروں سے باہر نکلیں تو اپنے سارے بدن کو غیر محرم مردوں سے چھپائے۔

مگر خواتین نے نہ صرف پردے کو ترک کر دیا بلکہ ایسا باریک اور ایسی وضع قطع کا لباس پہننا شروع کر دیا کہ: آنکھ جو کچھ دیکھتی ہے لب پہ آ سکتا نہیں ،محو حیرت ہوں کہ دنیا کیا سے کیا ہو جائے گی ، بہرحال بے پردگی جہاں کبیرہ گناہ ہے وہاں جہنمیوں کی صفت بھی ہے۔

چنانچہ اللہ تعالیٰ کے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''جہنمیوں کی ایسی قسمیں ہیں جن کو میں

نے نہیں دیکھا ایک قسم ان لوگوں کی ہے جن کے ساتھ گائے کی دم کی طرح کوڑے ہیں جن سے وہ لوگوں کو ماریں گے اور (دوسری قسم) وہ عورتیں ہیں جو کپڑوں میں ملبوس ننگی ہوں گی خود بھی مائل ہوتی ہیں اور ان کی طرف بھی مائل ہوا جاتا ہے ان کے سر بختی اونٹ (اونٹ کی قسم) کی جھکی ہوئی کوہان کی طرح ہیں وہ جنت میں نہیں جائیں گی اور نہ ہی اس کی خوشبو پائیں گی حالانکہ جنت کی خوشبو لمبی مسافت سے بھی پائی جائے گی۔''

(صحیح مسلم : 5582)

اس حدیث میں ان عورتوں کو جہنمی شمار کیا گیا ہے جو باریک لباس پہنتی ہیں۔

یہ آیت ''اپنے چہروں پر چادر لٹکا لیا کریں'' کی تفسیر میں ثقہ تابعی محمد بن سیرین رحمہ اللہ (33ھ، 110ھ) فرماتے ہیں۔کہ میں نے ثقہ امام عبید السلمانی رحمہ اللہ (شاگرد سیدنا علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ) سے اللہ تعالیٰ کے فرمان ،اپنے چہروں پر چادر لٹکا لیا کریں، کے بارے میں پوچھا تو انہوں نے اپنا چہرہ اور سر ڈھانپ لیا اور اپنی صرف بائیں آنکھ ننگی کی۔

(الطبری : 182/ 19 ، و اسناده صحیح)

ثقہ تابعی عطا بن ابی رباح رحمہ اللہ (26ھ، 115ھ) فرماتے ہیں کہ مجھے مفسر قرآن سیدنا عبداللہ ابن عباس رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ میں تجھے جنتی عورت نہ دکھلاوں ، میں نے کہا کیوں نہیں ،فرمایا کہ یہ عورت (کالے رنگ کی) اللہ تعالیٰ کے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس حاضر ہوئی اور عرض کرنے لگی کہ مجھ پر مرگی کا دورہ پڑتا ہے اور میں بے پردہ ہو جاتی ہوں آپ اللہ تعالیٰ سے میرے حق میں دعا فرمائیں تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ چاہو تو صبر کر لو اور تمہیں جنت مل جائے گی اور چاہو تو تمہارے حق میں اللہ تعالیٰ سے دعا کر دیتا ہوں کہ وہ تم کو اس مرض سے نجات دے دے ۔اس نے کہا میں صبر کر لیتی ہوں پھر کہنے لگی کہ میں بے پردہ ہو جاتی ہوں اس بارے میں دعا کر دیں آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس معاملے میں عورت کے حق میں دعا فرما دی۔

(صحیح بخاری:5328)

دیکھیں جنت کی بشارت مل جانے کے بعد بھی بیماری پر صبر کرنے کا کہنے کے باوجود بے پردگی کا خطرہ لاحق ہے لیکن آج مسلمان عورتیں اس پردہ کو مصیبت خیال کرتی ہیں۔

اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں: ''عورتیں اپنے گریبانوں پر دوپٹے ڈال کر رکھیں۔''

(سورة النور :31)

یہاں لفظ خمر استعمال ہوا ہے جو خمار کی جمع ہے جو کہ خمر سے مشتق ہے جس کا معنی چھپانا اور ڈانپنا ہے اسی لیے شراب کو خمر کہتے ہیں کیونکہ وہ اپنے پینے والے کی عقل کو ڈھانپ دیتی ہے اور چھپا دیتی ہے اور "اختمرت المراة و تخمرت" اس وقت لغت میں بولا جاتا ہے جب عورت اپنے چہرے کو ڈھانپ لے اور چھپا لے تو خمار کہتے ہیں اس کپڑے کو جسے عورت اپنے سر، چہرے، گردن، اور سینے کو ڈھانپنے کے لیے استعمال کرتی ہے تو اس میں چہرے کو شامل کیا گیا ہے اور یہی معنی صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کی عورتوں نے سمجھا اور اس پر عمل کیا۔

عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں: رحم کرے اللہ تعالیٰ ان مہاجرات (ہجرت کرنے والی) پہلی عورتوں پر جنہوں نے جب یہ آیت نازل ہوئی تو اپنی چادریں پھاڑ کر (چہروں کو ڈھانپ لیا) خمار بنا لیے۔ (صحیح بخاری:4758)

حافظ ابن حجر عسقلانی رحمہ اللہ اس حدیث کی شرح میں لکھتے ہیں کہ:"فاختمرن ای غطین و جوھھن ."یعنی انہوں نے اپنے چہرے ڈھانپ لیے۔

(فتح الباری : 490/8)

عورت کا چہرہ کیا ہر چیز پردہ ہے جب عورت پردہ ہوئی تو ہر چیز کو چھپانا واجب ہوگا۔

عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: عورتوں پر داخل ہونے سے بچو تو ایک انصاری آدمی نے کہا کہ اے اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم دیور کے بارے میں آپ کا کیا خیال ہے تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: دیور تو موت ہے۔ (صحیح بخاری:5232)

یہ حدیث بھی دلالت کرتی ہے کہ اللہ تعالیٰ کے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے عورتوں پر داخل

ہونے سے منع فرمایا ہے اور خاوند کے اقرباء کو موت کے ساتھ تشبیہ دی ہے۔

دوسری حدیث میں ہے کہ

سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا واقعہ افک (بہتان کے واقعہ) کے بارے میں فرماتی ہیں کہ صفوان بن معطل رضی اللہ عنہ نے مجھے پردے کی فرضیت سے پہلے دیکھا ہوا تھا تو جب انہوں نے مجھے دیکھ کر "انا للّٰہ وانا الیہ راجعون" کہا تو میں جاگ اٹھی اور میں نے اپنا چہرہ ان سے اپنی جلباب (بڑی چادر) سے ڈھانپ لیا۔(چھپا لیا) (صحیح بخاری:2661)

آنکھ سے غیر محرم کی طرف دیکھنا آنکھ کا زنا ہے جیسا کہ اللہ تعالیٰ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

اللہ تعالیٰ نے ابن آدم پر زنا لکھا ہے وہ اس کو ضرور پاتا ہے پس آنکھ کا زنا (غیر محرم کی طرف) دیکھنا ہے اور زبان کا زنا (غیر محرم کے ساتھ ناجائز) گفتگو کرنا ہے اور کانوں کا زنا (غیر محرم کی ناجائز بات سننا اور گانے وفحاشی) سننا ہے اور ہاتھوں کا زنا (غیر محرم کو) چھونا ہے اور پاوں کا زنا (فحاشی کے ارتکاب اور غیر محرم کی طرف) قدم اٹھانا ہے اور نفس تمنا کرتا ہے اور شرمگاہ یا تصدیق کر دیتی (زنا واقع ہو جاتا ہے) یا تکذیب کر دیتی ہے۔(زنا سے رک جاتا ہے)۔ (صحیح بخاری :حدیث ، 6343)

الغرض نظر قلبی امور کے لیے سب سے بڑی آفت ہے حتیٰ کہ اس پر اجماع ہے جیسا کہ ابن الحاج فرماتے ہیں کہ اس بات پر اجماع ہے کہ نظر دل کے لیے سب سے بڑی آفت ہے اور دین و دنیا کو خراب کرنے کے لیے سب سے تیز ہے۔

(فتیاتنا والاعجاب . ص 63)

چنانچہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اسی نظر سے بچانے کے لیے راستوں پر کھڑے ہونے اور بیٹھنے سے منع فرمایا ہے۔

نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''راستوں پر بیٹھنے سے بچو تو صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے کہا کہ ہم (اپنی

ضروری) باتیں کرتے ہیں اور ضرور بیٹھنا چاہتے ہیں تو اللہ تعالیٰ کے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا اگر تم ہی بیٹھنا چاہتے ہو تو پھر راستے کا حق ادا کر دیا کرو، تو صحابہ کرام نے کہا کہ اس کا حق کیا ہے تو فرمایا۔ نظر کا جھکانا، تکلیف دینے سے رک جانا، سلام کا جواب دینا، نیکی کا حکم کرنا اور برائی سے منع کرنا۔ (صحیح بخاری :حدیث ، 6229)

اب دیکھیں اتنے بڑے بڑے کاموں میں سے پہلا کام نظر کا جھکانا بیان فرمایا ہے جو نظر جھکائی کی بڑی اہمیت پر دلالت کرتا ہے۔ اسی طرح عورتوں کو بھی نظر جھکانے کا حکم دیا گیا ہے۔

اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں: ''مسلمان عورتوں سے کہہ دو کہ وہ اپنی نگاہیں نیچی رکھیں اور اپنی شرمگاہوں کی حفاظت کریں۔'' (النور :31)

کیونکہ حدیث میں ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا۔ آنکھوں کا زنا دیکھنا ہے۔

(صحیح بخاری :حدیث ، 6212)

تو جب چہرے کا پردہ پاکدامنی اور عفت وعصمت کا ذریعہ بنتا ہے تو پردہ بھی اسی طرح فرض ہے۔

سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ عتبہ نام کے ایک شخص نے ام المومنین سودہ رضی اللہ عنہا کے والد زمعہ کی لونڈی سے ناجائز فعل کیا جس سے ایک لڑکا پیدا ہوا چنانچہ چند روز عتبہ کے بھائی سیدنا سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ اور ام المومنین سودہ رضی اللہ عنہا کے بھائی عبد بن زمعہ کے درمیان جھگڑا ہوا اس بچے کے بارے میں، اللہ تعالیٰ کے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ بچہ صاحب فراش کا ہے اور زانی کے لیے پتھر ہے وہ لڑکا اس فیصلہ سے ام المومنین سودہ رضی اللہ عنہا کا بھائی ہوتا تھا لیکن چونکہ اس کی شباہت عتبہ سے ملتی تھی تو رسول اللہ ﷺ نے سودہ رضی اللہ عنہا کو حکم دیا اس سے پردہ کرو اے سودہ، یہ تیرا بھائی نہیں اور اس نے کبھی سودہ رضی اللہ عنہا کو نہیں دیکھا۔

(صحیح بخاری:6817)

تو دیکھیں مشابہت کی بناء اگرچہ فیصلہ نبوی کے مطابق بھائی تھا لیکن پردے کا حکم دے دیا۔

حتیٰ کہ ایک صحابی رسول ﷺ غزوہ خندق کے بعد اپنے مکان پر پہنچے تو اپنی بیوی کو بے حجاب دیکھ کر نیزہ مارنے کا قصد کیا جب بیوی نے سانپ کا بتایا جو کہ اندر بستر پر بیٹھا تھا تو وجہ معقول معلوم ہونے پر درگزر کیا۔ (صحیح بخاری)

فاطمہ بنت المنذر فرماتی ہیں کہ احرام میں ہم چہروں کو ڈھانپ لیتی تھیں (مردوں سے) اور ہم سیدہ اسماء بنت ابی بکر الصدیق رضی اللہ عنہا کے ساتھ ہوتی تھیں۔

(الموطا مالك :712 ، اسناده صحيح)

سیدہ اسماء رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ ہم (حالت احرام میں) اپنے چہرے اجنبی مردوں سے ڈھانپ لیتی تھیں اور اس سے پہلے کنگھی کر لیا کرتی تھیں۔

(صحيح ابن خزيمه:2690 ، اسناده:صحيح)

حافظ ابن تیمیہ لکھتے ہیں کہ: ''جلباب اس بڑی چادر کو کہتے ہیں جو سر سمیت عورت کے پورے بدن کو ڈھانپ دے۔'' (مجموع الفتاویٰ:110/ 22)

سیدنا عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ: عورت پردے (چھپانے) کی چیز ہے وہ اپنے رب کے سب سے زیادہ قریب اس وقت ہوتی ہے، جب وہ اپنے گھر میں ہوتی ہے اور جب وہ باہر نکلتی ہے، تو شیطان اسے مزین کر کے دکھاتا ہے۔

(مصنف ابن ابی شیبة : 7478 ، و اسناده صحيح)

اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں: ''وہ لوگ جو ایمانداروں میں فحاشی کے پھیل جانے کے خواہاں ہیں (پسند کرتے ہیں) ان کے لیے دنیا و آخرت میں دردناک عذاب ہے اور اللہ تعالیٰ خوب جانتا ہے اور تم نہیں جانتے۔'' (النور:19)

جب ایسے لوگوں سے کہا جائے تو کہتے ہیں کہ ہمارے مولوی نے کہا ہے کہ منہ اور

ہاتھوں کا پردہ نہیں ہمارے بڑے بھی نہیں کرواتے تھے۔

ان لوگوں کی بابت اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں: ''جب وہ فحاشی کا کام کرتے ہیں تو کہتے ہیں کہ ہم نے اس پر اپنے آباو اجداد کو پایا اور اللہ تعالیٰ نے ہمیں اس کا حکم دیا ہے کہہ دو (اے محمد) بے شک اللہ تعالیٰ فحاشی کا حکم نہیں دیتا ہے کیا تم وہ بات کہتے ہو تم نہیں جانتے ہو۔

(الاعراف :28)

تو معلوم ہوا کہ شیطان فحاشی کہ حکم دیتا ہے اور اللہ تعالیٰ مغفرت کی طرف بلاتے ہیں۔ بے پردگی جہاں فحاشی ہے وہاں بدبودار جاہلیت ہے۔

چنانچہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں: ''اپنے گھروں میں قرار سے رہو اور قدیم جاہلیت کے زمانے کی طرح اپنے بناوسنگھار کا اظہار نہ کرو۔'' (الاحزاب:33)

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جاہلیت کے تمام امور میرے قدموں تلے ہیں۔

(صحیح مسلم : 2950)

چونکہ بے پردہ عورتیں زینت کی اظہار میں مقابلے کے طور پر باہر نکلتی ہیں۔جس سے مردوں کے خاص طور پر نوجوان حضرات کے اخلاق خراب سے خراب تر ہو جاتے ہیں ایسی خواتین کے لواحقین کو اپنی اور اپنے اہل وعیال کی آخرت کی فکر کرتے ہوئے اپنی بیٹیوں اور بہنوں کو پردے کا اہتمام کروانا چاہیے۔اللہ تعالیٰ عمل کی توفیق عطا فرمائے آمین یارب العالمین

رسول اللہ ﷺ کی طرف منسوب روایت میں ہے: تین اشخاص پر جنت حرام ہے جن میں سے ایک دیوث (جس کی بیٹی ،بیوی ،بہن ،ماں ،بے پردہ ہو اور وہ خاموش رہے) ہے۔ (مسند احمد: 69/2، واسناد ضعیف، اس حدیث کے تمام طرق ضعیف ہے۔ واللہ اعلم بالصواب)

اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ تمام مسلمانوں کو پردے کی حشمت سے مالا مال کرے اور تمام کی عزتوں کی حفاظت فرمائے۔ آمین یارب العالمین

تحریر: ابومحمد خرم شہزاد بن محمد حسین بن خیر دین آرائیں